۴٫۲۷۶ ۱۰۹۵

رہبر کبیر انقلاب اسلامی امام خمینی کے

منتخب ارشادات

عالمی امپریلزم

۲

اسلامی جمہوریہ ایران

کے

ریڈیو، ٹیلی ویژن کی ملکی و غیر ملکی زبانوں کی نشریات کا شعبہ

اُردو پروگرام

پتا: انچارج اردو پروگرام، ریڈیو تہران

پوسٹ بکس نمبر ۲۰۰-۹۸ تہران، اسلامی جمہوریہ ایران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امریکہ ہے جو اسلام اور قرآن مجید کو اپنے لئے مضر تصوّر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ انہیں اپنے راستے سے ہٹا دے۔ یہ امریکہ ہے جو علماء کو سامراج کی راہ میں ایک کانٹا تصوّر کرتا ہے اور انہیں قید و بند میں رکھنا اور ان کی بے عزتی کرنا چاہتا ہے۔

(احیائے کیپی چولیشن کیخلاف امام خمینی کا تاریخی اعلامیہ ۴؍۲؍۱۳ ھ ش)

دنیا کو جان لینا چاہئے کہ ملّتِ ایران اور مسلمان اقوام کی ہر پریشانی اجانب اور امریکہ کی جانب سے ہے۔ امّتِ اسلامی اجانب سے عموماً اور امریکہ سے خصوصاً متنفّر ہے۔

امریکہ انگلستان سے بدتر ہے اور انگلستان امریکہ سے بدتر ہے اور سوویت روس ان دونوں سے بدتر ہے۔ اور یہ سب ایک دوسرے سے بدتر اور ایک دوسرے سے پلید تر ہیں۔ لیکن آج ہمارا سروکار امریکہ سے ہے۔

(۲۶؍ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

وہ ناپاک ہاتھ جو اسلامی ممالک میں شیعہ اور سنی کے درمیان اختلاف ڈال رہے ہیں، نہ تو شیعہ ہیں اور نہ ہی سُنی۔ یہ سامراج کے ایجنٹ ہیں جو اسلامی ممالک کو ہمارے ہاتھ سے لینا چاہتے ہیں۔

(۲ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ق)

سامراجی حکومتوں کا اصل مقصد قرآن، اسلام اور علمائے اسلام کو مٹا دینا ہے۔ اور وہ اپنے سامراجی مقاصد کے حصول کے لئے کبھی کبھی اپنے خبیث ایجنٹوں کے ذریعے ایک نغمہ چھیڑ دیتے ہیں اور اپنے اس چہرے کو جو اسلام اور قومیت کے خلاف ہے روشن تر کر دیتے ہیں۔

(علماء و حفاظ اور ایران کی شریف قوم کے نام امام خمینی کا پیغام ۲۳ رمضان ۱۳۹۱ھ ق)

بائیں بازو اور دائیں بازو کے سامراج نے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا ہے تاکہ ملّتِ اسلام اور اسلامی ممالک کو نابود کرنے کی راہ میں کوشاں ہوں اور انہوں نے مسلمان قوموں کو غلام بنانے کے لئے اور ان کے سرشار سرمائے اور قدرتی ذخائر کی لوٹ مار کے لئے ایک دوسرے سے مصالحت کر لی ہے۔

(امریکہ اور کینیڈا میں مقیم طلباء کے نام امام خمینی کا پیغام ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ ق)

یہ بڑی طاقتیں جو کمیونسٹ مملکت کے نام پر ہیں، کمیونسٹ چین اور سوشلسٹ فلاں، ان سب کی بساط ہمیں ہڑپ کرنے کے لئے ہے - یہ جو کہا جاتا ہے کہ کمیونسٹ ہے اور ایسے ماحول اور عوام کے ساتھ ایسے طور پر ہے آپ نے دیکھا کہ تہران کے اس عظیم قتلِ عام میں اس کمیونسٹ کا رہبر (جس کے بارے میں ہمارے بعض نوجوان غلط فہمی پر ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ ہمارے معاشرے کے لئے مفید ہیں) ایسے موقع پر جبکہ ایران میں قتلِ عام ہو رہا تھا، ایران آیا اور اس نے شاہِ قاتل سے ہاتھ ملایا اور اس کی حمایت کی، اور ایک لفظ منہ سے نہ نکالا کہ آخر تم کس لئے انہیں ہلاک کر رہے ہو؟ آخر انہوں نے کیا کیا ہے؟ (ان کا قصور صرف یہ ہے کہ) یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آزاد رہنا چاہتے ہیں - یہ کہہ رہے ہیں — آزادی، استقلال، ان کی آوازیں اس طرح بلند ہو رہی ہیں، مگر اس شخص نے ایک لفظ تک نہ کہا کہ آخر یہ بھی انسان ہیں، یہ بھی بشر ہیں، تم ان سے اس طرح کیوں پیش آرہے ہو؟

اور وہ کریملن کے قصر نشین! ۱۵ خرداد (۵ جون) کے روز جیسا کہ مشہور ہے ۱۵ ہزار افراد کو قتل کیا گیا انہوں نے سوویٹ یونین کے اخباروں میں اس (شاہ) کی تائید کی اور اب بھی اس کی تائید کر رہے ہیں۔

(۱۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

یہ بڑی حکومتیں بھی جو کہتی ہیں کہ وہ بشر دوست ہیں! اور حقوق انسانی! (کا نعرہ لگاتی ہیں) یہ سب کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ تمام باتیں جو بڑی حکومتیں کہہ رہی ہیں اور انسانی حقوق اور سلامتی کے جو ادارے انہوں نے قائم کئے ہیں اور نہ جانے اور کن چیزوں کے لئے نہ تو ان کی سلامتی سلامتی ہے اور نہ ان کے انسانی حقوق، انسانی حقوق۔ یہ سب اس لئے ہیں کہ کمزور قوموں کو ہڑپ کر جائیں۔ یہ تمام وہ مسائل ہیں جن کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ان بڑی طاقتوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک نظام ہے اور وہ یہ کہ یہ بلاد مشرق کو، کمزور ممالک کو ہڑپ کر لیں۔

(۱۳ اپریل ۱۹۷۸ء)

ہم اپنے حق کے طالب ہیں اور حق پر ہیں اور دستِ خدا ہمارے ساتھ ہے جو مشرق و مغرب کی بڑی طاقتوں کے ہاتھ سے بالاتر ہے۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

(۴ ابان۔ عام سوگواری کی مناسبت سے، ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

عزیز قوم، اپنی سرنوشت ایسے شخص کے حوالے کیجیئے جو آپ کی اپنی راہ یعنی اسلام کی راہ پر گامزن ہو۔ (۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء)

منافقین اور وہ افراد جو درپردہ عالمی طاقتوں اور اسرائیل سے دوستی اور آشنائی رکھتے ہیں۔ آج کے دن یا تو بے اعتنائی برت رہے ہیں اور یا اقوام کو مظاہروں کی اجازت نہیں دیتے۔

(یوم قدس کے موقع پر ایک پیغام سے اقتباس۔ ۱۷ اگست ۱۹۷۹ء)

ہماری تحریک نے جس طرح بڑی طاقتوں کو شکست دی، اسی طرح ان ضعیف جڑوں کو بھی اکھاڑ پھینکے گی۔ جس دن ہم کو یقین آجائیگا کہ سازشی دشمن اپنی ضد پر اڑے رہیں گے تو ہم ایک دن میں ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ ہم اس منزل تک عزم جزم سے پہنچے ہیں اور اسی عزم کے ساتھ اسلامی مقاصد میں کامیابی حاصل کریں گے۔

(فیضیہ، قم مقدسہ ۲۰ اگست ۱۹۷۹ء)

اس وقت ہمارے مسلمان بھائی فلسطین اور لبنان میں اسرائیل کی غیر انسانی جارحیتوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور اگر خدانخواستہ اسرائیل اس میدان میں جیت گیا تو اس کی جارحیتیں تمام اسلامی ممالک تک پھیل جائیں گی۔

(رمضان المبارک ۱۹۷۹ء)

مشرق کی تمام پریشانیاں انہیں غیروں کے باعث ہیں، اسی مغرب کے سبب ہیں، اسی امریکہ کے باعث ہیں، اس وقت ہماری تمام مصیبتوں کا سبب امریکہ ہے مسلمانوں کی تمام پریشانیاں امریکہ کے سبب ہیں۔

(مفید یونیورسٹی کے طلباء سے ملاقات کے دوران۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

میں نے ہمیشہ ملت ایران کے گوش گزار کیا ہے کہ غلط پروپیگنڈوں سے دھوکا نہ کھائیں۔ امریکہ اور انگلستان والے جو تمدن اور ترقی کا دم بھرتے ہیں اور روس و چین والے بھی جو انقلاب اور انقلابیوں کی حمایت کا دم بھرتے ہیں ہر ایک اس پیشہ ور مجرم شاہ سے کسی نہ کسی شکل میں ملاقات کر رہے ہیں۔

(مڈل ایسٹ خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار سے امام خمینی کا انٹرویو)

یہ خدائی طاقت تھی جس نے بڑی طاقتوں کو ختم کر دیا اور ختم کرے گی۔ اب ہم اجازت نہیں دیں گے کہ بڑی طاقتیں ہمارے ملک میں مداخلت کریں۔

(مدرسہ فیضیہ، قم مقدسہ۔ یکم مارچ ۱۹۷۸ء)

مغربی دنیا انسانوں کو تباہی کی جانب لے جاتی ہے۔ انسان کو وحشی بناتی ہے یعنی آدم کش۔ سب سے بڑا وحشی وہ ہے جو انسانوں کو دوسروں سے زیادہ مارتا

ہے اور دوسروں سے زیادہ جانوں کو کھاتا ہے۔ اسلام انسانوں کو بامحبت بناتا ہے اور انسان کو مہربانی سکھاتا ہے۔ جہاں اسلام نے جنگ کی اور فاسد و بدعنوان اشخاص کو فنا کیا تو یہ بھی معاشرے کے ساتھ مہربانی کے لئے ہے۔

(۱۰ جون ۱۹۷۹ء)

میرا خیال یہ ہے کہ اس امریکہ اور تمام مغربی اور مشرقی حکومتوں نے اس مفہوم میں کچھ ترقیاں کی ہیں کہ انہوں نے انسانوں کو درندہ حیوانوں میں بدل دیا ہے۔ تمام کام جو کئے ہیں، درندگی کے لئے ہیں میں قوموں کو نہیں کہہ رہا، حکومتوں کو کہہ رہا ہوں۔ تمام افکار اور ذہن اس بات پر توجہ کئے ہوئے ہیں کہ ایک ایسا مہلک ہتھیار بنائیں کہ جس کی دھار پہلے سے زیادہ تیز ہو یعنی اس کے پیچھے لگے ہیں کہ ایسے افراد بنائیں جو وحشی درندوں کی مانند ہوں، بلکہ وحشی درندوں سے بدتر۔

(۱۲ جون ۱۹۷۹ء)

یہ انقلاب امریکہ کو شیطانِ بزرگ سمجھتا ہے۔

(۶ نومبر ۱۹۷۹ء)

وہ شور و غوغا جو اس شیطان بزرگ نے کیا ہے اور اپنے اطراف میں شیطانوں

کو جمع کررہا ہے، یہ سب اس لئے ہے کہ اس کے ہاتھوں سے ہمارے ذخائر نکل گئے ہیں۔

(۶ نومبر ۱۹۷۹ء)

آج ہمارے لئے جو لوگ مصیبت بنے ہوئے ہیں یہ وہی ہیں جو اسلام کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں لیکن اسلام کی کمر کو جھکا دینا چاہتے ہیں، مسلمانوں کیلئے ان سے نپٹنا مشکل ہے۔

(۱۵ دسمبر ۱۹۷۹ء)

میں نے بارہا کہا ہے اور آج اس عظیم دن پر بھی کہہ رہا ہوں کہ مشرق و مغرب کی تمام بڑی طاقتوں کے ساتھ اپنی تمام بڑی طاقتوں کے ساتھ اپنی تمام وابستگیوں کو ختم کرنے تک مستکبرین کے خلاف ہماری قوم کی ناقابل مفاہمت جاری رہے گی۔

(۱۱ فروری ۱۹۷۹ء)

ہمارے لئے جارح مشرق اور مجرم مغرب میں کوئی فرق نہیں۔ ہم جنگ کریں گے اور چونکہ حق کامیاب ہے ہم بھی کامیاب ہونگے۔ امریکہ کا تسلط ہی تمام مستضعف اقوام کی بدبختی کی وجہ ہے اور جارح مشرق کی جارحیت نے تمام تاریخ کے چہرے کو سیاہ کر دیا ہے۔

(۱۲ مارچ ۱۹۷۹ء)

دشمنان اسلام کے بارے میں امام خمینی کے فرمودات

۱۳۵۹ ہجری شمسی ــــ ۱۹۸۰ء

(یہ بڑی طاقتیں) وہی ہیں کہ ان کے دوستوں میں سے ایک نے قرآن کریم کو ہاتھ میں لیا اور فحش کلمہ کے ساتھ کہا کہ جب تک یہ مسلمانوں کے درمیان ہے انگلستان کے لئے ممکن نہیں کہ سرداری کرے۔

انگلستان نے اب سے دو سو سال پہلے یا اس سے بھی پہلے منصوبہ بندی کی کہ علماء کو سیاست سے علیحدہ کردیں۔

(بڑی طاقتوں نے) اپنے مقاصد کی پیش رفت کے لئے جو چیزیں جاری کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ قوموں کے درمیان خوف پیدا کریں۔

تمام ملکوں میں اس طرح ظاہر کیا جاتا تھا کہ اگر کوئی ایک ملک اس بڑی طاقت اور اس بڑی طاقت کے خلاف اور امریکہ کے خلاف اور روس کے خلاف اور اس سے قبل

انگلستان کے خلاف کوئی ایک جملہ بھی کہے تو حکومت کو تباہ کردیں گے اور ملک کو چھین لیں گے اور یہ کریں گے، وہ کریں گے۔

انہوں نے کوشش کی کہ خود اور ان کے کارندے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کریں۔

قرآن کریم نے تقویٰ کو بنیاد قرار دیا ہے اور فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ اور صدام نے "عربیت" کو بنیاد قرار دیا ہے۔

یہ وہی شخص (صدام) ہے کہ جس نے امام حسین علیہ السلام کے زائرین کے گروہوں کو قتل کردیا ہے اور قید کیا ہے۔ یہ وہی شخص ہے کہ جس کے حکم پر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے روضۂ اقدس پر گولہ باری کی گئی۔

دنیا نے ہم کو کامیاب سمجھا اور یہ امریکی ابھی بھی شور و غوغا کر رہے ہیں اور دوسرے بھی اس کو منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔

میں ایک بار پھر دنیا کو خصوصاً ایرانی علاقے کو امریکہ کے خطرے سے آگاہ کرتا ہوں، آج وہ سب جو کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف متحد ہو گئے ہیں وہ بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر امریکہ سے وابستہ ہیں۔

بین الاقوامی کمیونزم کا خطرہ ایسی چیز نہیں جسے آسانی سے نظر انداز کر دیا جائے۔

کمیونزم کا خطرہ مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام سے کم نہیں۔

امریکہ اس خیال میں نہ رہے کہ فوجی مداخلت کے ذریعہ اپنا کام نکال سکتا ہے یا اقتصادی ناکہ بندی کر کے اپنا مقصد پورا کر سکتا ہے، وہ قوم جو کہ روزہ رکھتی ہے، وہ قوم جس نے شہادت کو قبول کر لیا ہے اب وہ ان چیزوں سے نہیں ڈرتی۔

امریکہ دنیا کی مستضعف و محروم قوموں کا اوّل نمبر دشمن ہے۔

پہلے انگلستان اور اس کے بعد امریکہ اور دوسرے تمام طاقتور ملک اس کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ اپنے وسیع پیمانہ پر پروپیگنڈوں

اسلامی جمہوریہ ایران یعنی اسلام کی سرکوبی کے لئے مسلح کریں۔ وہ اپنے اصولوں کے مطابق اپنے آپ کو مخالفت کا حق دیتے ہیں۔

(پاکستانی طلبا کے نام امام خمینی کے پیغام سے۔ ۲۴ اگست ۱۹۸۱ء)

صدام اور اس کے دوستوں کا مقصد سپر طاقتوں کے فائدے میں اسلام کی سرکوبی کرنا ہے اور ایرانی قوم کی مسلح طاقتوں کا اسلام اور قرآن کے دفاع کا مقدس مقصد اسلامی قوموں اور دنیا کے محروم و مستضعفوں کے مفاد میں ہے۔

(ہفتہ جنگ کی مناسبت سے امام خمینی کے پیغام سے۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء)

عراق کی خبیث بعثی پارٹی اپنے شیطانی مقاصد کے ساتھ سقوط کی ڈھلان سے خدا کے بڑے عذاب کی جانب لڑھک رہی ہے۔

(ہفتہ جنگ کی مناسبت سے امام خمینی کے پیغام سے۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء)

اس مسلط کردہ جنگ میں ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ وہ قوتیں کہ جو اسرائیل کا تختہ الٹنے اور عظیم بیت المقدس کو نجات دینے میں صرف ہونا چاہیئے تھیں وہ شیطان بزرگ، عالمی صہیونیت اور عراق کی بعث پارٹی کے درمیان سازباز سے اسرائیل اور امریکہ کے سخت ترین دشمن کے

(حضرت امام حسینؑ کے یوم ولادت اور یوم پاسدار کے موقع پر امام خمینی کا پیغام (۶ جون ۱۹۸۱ء)

مستضعف ملکوں اور اسلامی ملکوں کے دشمنوں نے انسانیت کے مخالفین کی جانب سے جس چیز پر سب سے زیادہ توجہ دی وہ "یونیورسٹی" ہے کیونکہ وہ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ اگر یونیورسٹی ان کے زیر اثر ہو جائے تو پورے ملک پر ان کا تسلط ہے۔

(۱۲ جون ۱۹۸۱ء)

آپ جانتے ہیں کہ سپر طاقتیں مجموعی طور پر عوام اور ہر ملک خصوصاً اسلامی ملکوں کی دشمن ہیں۔

(کمانڈروں کے نام امام خمینی کے پیغام سے - ۱۴ جون ۱۹۸۱ء)

ان (سپر طاقتوں) کو اسلام نے وہ طمانچہ مارا ہے کہ برداشت نہیں کر پا رہے ہیں اس لئے ہماری مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اسلامی جمہوریہ ایران کی، جس کا اصل مقصد صرف یہ ہے کہ اس ملک میں اسلامی احکام نافذ ہوں، مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ طمانچہ جو انہوں نے کھایا اس بات کا باعث ہوا کہ ہم پر ہر طرف سے حملہ کر دیں اور اپنے داخلی و خارجی ایجنٹوں کو

کے ذریعے کمزور ممالک کو یقین دلادیں کہ وہ کمزور ہے اور یہ باور کرائیں کہ وہ کوئی کام انجام نہیں دے سکتے۔

(فوجی صنعتوں میں کام کرنے والے افراد سے ملاقات کے دوران امام خمینی کی تقریر ۲۰ اپریل ۸۱ء)

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ سنیوں اور شیعوں کے درمیان حدِ فاصل کھڑی کریں، وہ دراصل نہ تو سنی ہی ہیں اور نہ ہی شیعہ۔ ان کو دراصل اسلام سے کوئی غرض نہیں ورنہ اگر کوئی اسلام پر اعتقاد رکھتا ہو تو ایسے وقت میں جبکہ ہم کو چاہئے کہ وحدتِ مسلمین کے ساتھ کامیاب ہوں، آپس کے اختلافات اور اختلافی مسائل کو نہیں چھیڑتا۔

یہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ بڑی طاقتیں سمجھ گئی ہیں کہ جس چیز نے انہیں پیچھے کر دیا ہے وہ اسلام، اتحادِ مسلمین اور تمام امتِ مسلمہ کے درمیان بھائی چارہ ہے۔ اسی سبب سے یہ سلسلہ شروع کیا کہ اختلافات پیدا کریں۔

(کردستان کے علمائے اہلسنت سے ملاقات کے دوران امام خمینی کی تقریر سے اقتباس۔ ۳ مئی ۱۹۸۱ء)

لیٹرے امریکہ کو جان لینا چاہئے کہ ملتِ عزیز اور خمینی جب تک اس کے مفادات کو مکمل طور پر تباہ نہ کر دیں گے چین نہیں لیں گے اور جب تک اس کے تسلط کو ختم نہ کر دیں گے اپنی خدائی جنگ جاری رکھیں گے۔

خلاف حملے میں صرف ہوگئیں۔

(ہفتہ جنگ کی مناسبت سے امام خمینی کے پیغام سے۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء)

استعماری گروہ کا اصل مقصد جو ان کے تمام مقاصد میں سرفہرست ہے اپنے تحت تسلط سماج کی ثقافت کو تباہ کرنا ہے۔

(۲۳ ستمبر ۱۹۸۱ء)

انہوں نے ابتدا سے اب تک اسلام کو اپنے غلط مقاصد حاصل کرنے کا وسیلہ بنایا ہے اور قرآن و نہج البلاغہ سے کھیل کھیلا ہے۔

(۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

اس قوم کو خدا پر بھروسہ ہے اور مصر اور عراق کی حکومتوں کو پورے امریکہ اور روس پر بھروسہ ہے۔

(۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

اگر امریکہ اور اسرائیل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں تو بھی ہم یقین نہیں کریں گے کیونکہ وہ ہمیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ (۲۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

سپر طاقتیں انسانوں اور انسانوں کی انسانیت پر اپنا تسلط قائم
کرنا چاہتی ہیں۔

(۲۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

انہیں اس بات کا خوف ہے کہ اس علاقے میں بلکہ پوری دنیا سے
ان کے مفادات اور تسلط کا خاتمہ ہو جائیگا۔

وہ لوگ جو بڑے ممالک کے ایجنٹ ہیں اہلِ تشیّع اور اہلِ تسنّن کے
درمیان اتحاد نہیں ہونے دیتے۔

(۲۹ دسمبر ۱۹۸۱ء)

ان (دشمنوں) کی بیشتر کوششیں علماء اور یونیورسٹیوں میں پڑھنے
پڑھانے والوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے ہیں۔

(۱۰ جنوری ۱۹۸۲ء)

تفرقے کے سارے مسائل ان بڑی طاقتوں اور شیطان بزرگ کی ذات
سے ہیں

(۱۰ جنوری ۱۹۸۲ء)

یہ ظالم افراد اور بڑی طاقتیں ہیں جو دین کو عوام کے لئے نشہ آور جانتی ہیں۔

(۱۸ر جنوری ۱۹۸۲ء)

سپر طاقتوں کے ویٹو کا حق جنگل کی حکومت سے بدتر ہے۔

(۲۴ر جنوری ۱۹۸۲ء)

ساری پریشانیاں امریکہ اور روس کی وجہ سے ہیں۔

(۲۴ر جنوری ۱۹۸۲ء)

اگر امریکہ اسرائیل کی پشت پناہی نہ کرتا تو کیا اسرائیل فلسطین کو غصب کر سکتا تھا؟

مسلم ممالک میں یہ جو ساری خونریزیاں ہو رہی ہیں، امریکہ کی تحریکوں کا نتیجہ ہیں۔ ایک طرف امریکہ اور اس کے طرفدار ایسے ہیں، دوسری طرف روس بھی ایسا ہی ہے۔

ان تنظیموں کے آئین خود ان (سپر طاقتوں) ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔

اس (ویٹو) سے بدترین جرم اور دہشت گیری دنیا میں نہیں ہے۔

بنیادی طور پر یہ ادارے خود انہی سپر طاقتوں کے بنائے ہوئے ہیں اگر خود ان کے بنائے ہوئے نہ ہوتے تو کس وجہ سے ایک یا چند جابر ملکوں کو ویٹو کا حق حاصل ہے۔

(۲۴ر جنوری ۱۹۸۲ء)

جنہوں نے خیال کیا ہے کہ وہ ہمارے انقلاب کو شکست دے سکتے ہیں گویا کہ انہوں نے نہ اسلام کو پہچانا ہے اور نہ عوام کو۔

(۳ر فروری ۱۹۸۲ء)

آج اسرائیل مسلمانوں کے مقابلے میں کھڑا کشت و خون کر رہا ہے۔ امریکہ مسلمانوں کے مقابلے میں کھڑا کشت و خون کر رہا ہے اور امریکہ کا غلام صدام مسلمانوں کے مقابلے میں کھڑا کشت و خون کر رہا ہے۔

چاہئے کہ امریکہ اور اس کے حلقہ بگوش ہوش کے ناخن لیں اور سازشوں سے دستبردار ہو جائیں۔

(۱۰ فروری ۱۹۸۲ء)

صدام سے بڑھ کر بے سمجھ اور اس سے زیادہ وابستہ حسین اردنی ہے کہ جو اپنے جرائم پیشہ سفاک بھائی کے تجربے کے بعد خوابِ غفلت سے نہیں جاگا اور اسلام و قرآن سے جنگ کا رضا کار ہوا ہے۔

اسلام کے دشمن جھوٹ پھیلا کر یا آپ کی کمزوریوں کو بہت بڑھا چڑھا کر کوشش کرتے ہیں تاکہ شاید اسلام کو مٹا سکیں۔

(۲ر مارچ ۱۹۸۲ء)

ان کی یہی غلطیاں ہیں کہ خیال کرتے ہیں کہ افراد کی کثرت اور اسلحہ کی بھرمار سے کام انجام پاتا ہے اور یہ نہیں جانتے کہ جو چیز کام انجام دیتی ہے وہ افراد کا زورِ بازو ہے۔

(۹ر مارچ ۱۹۸۲ء)

اب تم نے اپنی طاقت کو جانچ لیا ہے، سمجھ لیا ہے کہ ایک اسلامی طاقت سے نہیں الجھ سکتے، اپنے آپ کا اندازہ لگا لیا ہے اور سمجھ لیا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا، اب جبکہ سمجھ لیا ہے کہ نہیں ہو سکتا تو کیوں ضد کرتے ہو، باز آجاؤ۔

(۹ر مارچ ۱۹۸۲ء)

وہ اسلام سے ڈرتے ہیں، اسلام سے سوا کسی اور چیز سے نہیں ڈرتے۔

(۱۴ر اپریل ۱۹۸۲ء)

امریکہ ہمیں دھمکاتا ہے کہ میرے بھی مفادات ہیں۔ جی ہاں، آپ کے مفادات ہیں لیکن ہم نے آپ کے ہاتھوں سے چھین لئے ہیں۔

(۳۰ر مئی ۱۹۸۲ء)

ان (سپر طاقتوں) کے کچھ دوست ہیں اور یہ دوست ان کے اس قدر دوست ہونے کے علاوہ ان کے بے اجرت نوکر بھی ہیں بلکہ خود اجرت دینے والے نوکر ہیں۔

(۳۱ر مئی ۱۹۸۲ء)

مصر کی حکومت کھلم کھلا کہتی ہے کہ یہ اسلامی جمہوری ایران نہیں ہونی چاہئے اور اسلام کو مٹانے کے لئے اسرائیل کی حکومت کے ساتھ متحد ہوتی ہے۔

(۳۱ر مئی ۱۹۸۲ء)

(ماضی میں) جو حکومتیں برسرِ اقتدار آتی تھیں ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اسلام کو جڑ سے اکھاڑ دیں، علماء کی اساس کو مٹا دیں مگر ان کے مقابلے میں جو چیز رکاوٹ تھی اور ان کو ڈراتی تھی وہ عزاداری کی مجالس اور یہی تحریتی جلوس تھے۔

(۲۲ر جون ۱۹۸۲ء)

اسلامی جمہوریہ ایران کے ریڈیو تہران کی اردو نشریات کا پروگرام

(موسم سرما)

پاکستان ۔ شام، ۷ ¼ سے ۸ ¼	شارٹ ویو ۴۱ میٹر بینڈ	۷۲۳۰ کلوہرٹز
ہندوستان ۔ شام، ۷ ¾ سے ۸ ¾	″	″
بنگلادیش ۔ شام، ۸ ¼ سے ۹ ¼	″	″
تہران ۔ شام، ۵ ¾ سے ۶ ¾	ایف ایم	۱۰۰٫۷ میگاہرٹز

یہ پروگرام صبح کو ایرانی وقت کے مطابق صبح ساڑھے پانچ بجے، پاکستانی وقت کے مطابق صبح سات بجے، ہندوستان میں صبح ساڑھے سات بجے اور بنگلادیش میں صبح آٹھ بجے سے میڈیم ویو ۳۹۲ میٹر بینڈ مطابق ۷۶۵ کلوہرٹز پر بھی سنا جا سکتا ہے۔

خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ:

انچارج اردو پروگرام، پوسٹ بکس نمبر ۹۸-۲۰۰

تہران ——— ایران

نوٹ: موسم گرما میں ہمارا شام کا پروگرام ۴۱ میٹر کے بجائے شارٹ ویو ۲۵ میٹر بینڈ مطابق ۱۱۷۳۵ کلوہرٹز پر نشر ہوتا ہے۔